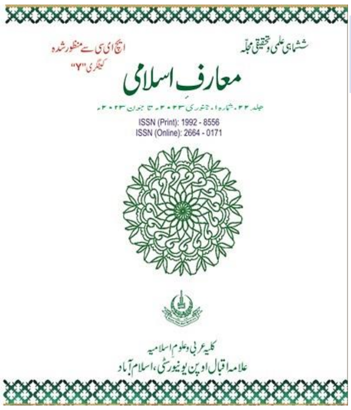

معارفِ اسلامی Ma’ārif-e-Islāmī

eISSN: 2664-0171, pISSN: 1992-8556
Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.22 Issue: 02 (July-December 2023)
Date of Publication: 25-December 2023
HEC Category (July 2022-2023): Y

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi

Article	مفتی سید محمد حسین نیلویؒ کے ترجمہ قرآن ''تبیین القرآن'' کے خصائص اور تفردات: تجزیاتی مطالعہ *Tabyīn-ul-Qur’ān by Muftī ‘Sayyed Muḥammad Ḥusain Neelvī: Tabyeen :Distinctions, Characteristics and Tafarudāt :Aanalytical study*
Authors & Affiliations	1. ***Dr. Abdul Ghafoor*** *E.S.T Arabic Govt High School Bhagtal, District Talagang* Abdulghafoor976@gmail.com 2. ***Dr. Hafiz Muhammad Zaheer*** *Assistant Professor,Dawah Academy,International Islamic University Islamabad* Hafiz.zaheer@iiu.edu.pk
Dates	***Received*** 25-07-2023 ***Accepted*** 15-09-2023 ***Published*** 25-12-2023
Citation	Dr. Abdul Ghafoor and Dr. Hafiz Muhammad Zaheer, 2023. مفتی سید محمد حسین نیلویؒ کے ترجمہ قرآن ''تبیین القرآن'' کے خصائص اور تفردات: تجزیاتی مطالعہ [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: https://iri.aiou.edu.pk [Accessed 25 December 2023].
Copyright Information	2023@ by *Dr. Abdul Ghafoor & Dr. Hafiz Muhammnad Zaheer* is licensed under Attribution-Share Alike 4.0 International
Publisher Information	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla Religion Database (Atla RDB)	Scientific Indexing Services (SIS)

مفتی سید محمد حسین نیلویؒ کے ترجمہ قرآن "تبیین القرآن" کے خصائص اور تفردات: تجزیاتی مطالعہ

Tabyīīn-ul-Qur'ān by Muftī 'Sayyed Muḥammad Ḥusain Neelvī: Tabyeen :distinctions, characteristics and tafarudāt (analytical study)

Abstract

To make the Holy Quran understandable for general public, the sub-continent scholars translated the holy Quran in various languages.Shah Abduul Qader Dehlavi made the first idiomatic translation of the Holy Quran in urdu language.It is considered as a reference in translations,as the translators after him used this translation in their translations.His brother Shah Rafiuddin translated the Holy Quran adopting word by word approach.These both translations of the Holy Quran are commonly used by the scholars of tafseer and Quranic studies.

In the twentieth century ,scholars focused on idiomatic translations.Later on another type of translation of the Quran,the exegetical translations,was also adopated. Maulana Ashraf Ali thanvi rendered the tafseeri translation of the holy Quran.Using this third approach in the later half of the twentieth century ,Maulana Mufti Sayyed Muhammah Husain nilvi translated the complete Quran ,published and revised the translation of the Quran.The salient feature of the translation is this translation is a coherent translation of the entire Quran.The subjects of all the verses are linked togather.The translation of each verse is intergrated in the light of the context.This translation is the first fully integrated interpretation and commentary translation in Pakistan ,in which the Quranic teachings are clarified without adding parentheses in the translation itself. Maulana Mufti Sayyed Muhammah Husain nilvi also considered other exegetical translations while translating the verses of the Holy Quran. Moreover he also addressed the questions that arise in the translation of the Quran,the objections of opponents of Islam to the Holy Quran and Islam have been also addressed shortly.

موضوع کا تعارف:

برصغیر کے علماء نے عوام وخواص میں فہمِ قرآن کی راہ ہموار کرنے کے لیے قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کیے۔ان میں سے کچھ تراجم لفظی ہیں اور زیادہ تر بامحاورہ تراجم ہیں۔ برصغیر میں مولانا شاہ رفیع الدین نے قرآن مجید کا لفظی ترجمہ قرآن کیا۔ شاہ عبدالقادر دہلوی نے اردو میں پہلا بامحاورہ مکمل ترجمہ قرآن کیا۔بعد میں ان دو تراجم کی روشنی میں لفظی اور بامحاورہ تراجم کیے گئے۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ بعد کے مترجمین کے لیے مرجع کی حیثیت رکھتا ہے۔بعد میں آنے والے مترجمین نے اپنے تراجم میں اس سے استفادہ کیا۔ بیسویں صدی میں علماء نے بعض علماء نے قرآن مجید کے تشریحی و تفسیری تراجم پر توجہ دی۔ مولانا اشرف علی نے تفسیری ترجمہ کیا۔پاکستان میں مفتی سید محمد حسین نیلوی نے قرآن مجید کا بامحاورہ، تفسیری اور آیات

میں ربط و مناسبت پر مبنی ترجمہ کیا۔اس ترجمہ کی نمایاں خصوصیات میں سے یہ ہے کہ یہ ایک تفسیری اور توضیحی ترجمہ ہے۔اس ترجمہ کی دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ مکمل قرآن مجید کا وہ ترجمہ ہے جس میں ربطِ آیات اور نظم کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ تمام آیات کے مضامین کو آپس میں جوڑا گیا ہے۔ ہر آیت کے ترجمہ کو سیاق و سباق کی روشنی میں باہم مربوط کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ پاکستان میں پہلا مکمل مربوط تشریحی و تفسیری ترجمہ ہے جس میں ترجمہ میں ہی قوسین میں اضافہ کے بغیر معارفِ قرآنی کو واضح کیا گیا ہے۔ مولانا سید محمد حسین نیلوی نے قرآن کے تشریحی ترجمہ میں اس امر کو بھی پیشِ نظر رکھا ہے کہ ترجمہ قرآن میں پیدا ہونے والے سوالات کو ترجمہ میں ہی پیشِ نظر رکھتے ہوئے تفسیری ترجمہ کیا۔اس ترجمہ قرآن میں مخالفینِ اسلام کے قرآن مجید اور اسلام پر اعتراضات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جامع ترجمہ کیا گیا۔ بیسویں صدی کے نصف آخیر میں مولانا مفتی سید محمد حسین نیلوی نے مکمل قرآن مجید کا تفسیری اور ربطِ آیات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ترجمہ قرآن کیا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں جزوی طور پر شائع کیا اور مکمل قرآن مجید کے ترجمہ پر نظرِ ثانی بھی فرمائی۔ مولانا محمد حسین کے تفسیری ترجمہ تبیین القرآن پر کسی محقق نے اس کے کسی پہلو کا تعارفی جائزہ پیش نہیں کیا۔اس آرٹیکل میں اس ترجمہ کی خصوصیات اور امتیازات کو پیش کیا گیا اور ترجمہ قرآن میں مولانا نیلوی کے تفردات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مفتی سید محمد حسین نیلوی کے احوال وآثار:

مفتی سید محمد حسین نیلویؒ ضلع جہلم کے گاؤں نیلہ میں ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے۔اسی نسبت سے نیلوی مشہور ہوئے۔ان کا خاندان موضع بھگوال تحصیل چکوال ضلع جہلم (موجودہ ضلع چکوال) میں دینی خدمات کی وجہ سے علاقہ میں معروف تھا۔ مفتی محمد حسین نیلوی نے دینی تعلیم اپنے چچا مولانا محمد شاہ جہلمی سے حاصل کی[1]۔ مولانا محمد شاہ جہلمی صرف و نحو، تفسیر اور معقولات میں ماہر عالم تھے۔ وہ تفسیر اور حدیث حضرت مولانا حسین علی الوانیؒ کے شاگردِ خاص تھے۔ مولانا محمد شاہ نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی سے اصلاحی تعلق قائم کیا اور خانقاہ تھانہ بھون میں مقیم رہے اور حضرت تھانوی سے استفادہ کیا۔ مولانا محمد شاہ نے خانقاہ تھانہ بھون انڈیا سے آنے کے بعد پنجاب میں دینی خدمات سرانجام دینے کے لیے ملکوال میں قیام کیا۔ ملکوال میں کچھ عرصہ قیام کے بعد چنیوٹ چلے گئے اور وفات تک وہاں مستقل قیام کیا۔ مولانا محمد شاہ نے اپنے بھتیجے کو بیٹا بنا لیا اور مستقل طور پر اپنے ساتھ رکھ لیا۔آپ نے ان کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا۔

مروجہ عصری علوم اور درسِ نظامی کی تعلیم:

مولانا محمد حسین نیلوی نے سب سے پہلے اپنے چچا کے پاس جامع مسجد قصاباں چنیوٹ میں حفظ کیا اور ابتدائی صرف و نحو اور فارسی کی کتب کی تعلیم چنیوٹ کی مختلف مساجد میں حاصل کی۔آپ نے جامع مسجد قصاباں چنیوٹ میں اپنے چچا مولانا محمد

شاہ جہلمی کے پاس حفظ کیا۔فارسی ادب اور گرامر کی تعلیم ،علمِ صَرف میں شافیہ اور نحو میں کافیہ منطق میں شرح تہذیب،اصول الفقہ میں اصول شاشی،عقائد کی کتب اور فقہ میں ہدایہ آخیرین کی کتب اپنے چچا سے پڑھیں[2]۔چنیوٹ میں ہی ماسٹر عنایت اللہ سیالکوٹی سے ریاضی اور کتابت کی تعلیم حاصل کی اور ابتدائی عصری علوم کی تعلیم بھی چنیوٹ میں حاصل کی۔آپ نے مکمل ترجمہ قرآن بھی ایک سے زائد بار اپنے چچا سے پڑھا۔ترجمہ قرآن کے ساتھ مکمل قرآن مجید کا صرف و نحو، منطق اور اصولِ بلاغت کے لحاظ سے مشق اور اجراء بھی قرآن مجید سے کیا[3]۔وہ مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے انّہی ضلع گجرات میں مولانا ولی اللہ کے پاس گئے۔ان سے منطق، فلسفہ،ریاضی، فلکیات اور تفسیر کی تعلیم حاصل کی۔اپنے چچا کے مشورہ سے حدیث کی تعلیم کے لیے ۱۳۶۰ھ میں جامعہ امینیہ دہلی میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی کے مدرسہ میں داخلہ لیا۔حضرت مفتی کفایت اللہ اور دیگر اساتذہ سے حدیث کی معروف کتب کی تعلیم حاصل کی۔دورہ حدیث کی جماعت میں اس سال جامعہ امینیہ میں دوسرے نمبر پر آئے۔فراغت کے بعد ۱۹۴۰ء میں واپس چنیوٹ آگئے۔

تدریسی ودعوتی خدمات:

مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ نے ان کو جامعہ امینیہ میں مدرس تعینات کیا۔انہوں نے سات سال جامعہ امینیہ میں تدریس کی اور حضرت مفتی کفایت اللہؒ کی نگرانی میں فتویٰ نویسی میں مہارت حاصل کی۔ان کی شادی ہندوستان میں ہوئی۔۱۹۴۷ء میں چنیوٹ آئے۔اس دوران تقسیمِ ہند کے نتیجہ میں پاکستان معرضِ وجود میں آگیا۔واپس بھارت نہ جاسکے۔اس کے بعد انہوں نے جامعہ عزیزیہ بھیرہ اور مدرسہ سراج العلوم چوکیرہ ضلع سرگودہا میں تدریس کی[4]۔

ترجمہ قرآن وتفسیر کی تدریس:

مولانا نیلوی ۱۹۷۰ء میں مولانا محمد امیر بندیالوی کی دعوت پر جامعہ عربیہ ضیاءالعلوم سرگودہا میں تدریس کے لیے آئے۔اس جامعہ میں انہوں نے ۳۶ سال علوم وفنون اور تفسیر وحدیث کی بے لوث خدمت کی۔وہ ہر سال شعبان اور رمضان میں دورہ تفسیر پڑھاتے تھے۔پاکستان میں دورہ ہائے تفسیر کے دروس میں ان کے دورہ تفسیر کی خاصی شہرت تھی۔۔۱۴۲۷ھ مطابق ۱۸ فروری ۲۰۰۶ کو ان کی وفات ہسپتال میں ہوئی۔آپ کو عید گاہ راولپنڈی کے متصل قبرستان میں دفن کیا گیا[5]۔

قرآنی خدمات:

۱۔حضرت علامہ محمد حسین نیلویؒ نے مکمل قرآن مجید کا تبیین القرآن کے نام سے مربوط تشریحی وتفسیری ترجمہ کیا۔۲۔تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل۔۳۔مراۃ القرآن (قرآن مجید کی تمام سورتوں کے مضامین کا اشاریہ)[6]۔۴۔درس قرآن خدائے رحمان کے کلامِ عزیز کا مسلسل بیان۔

۵۔احسن التفسیر المعروف تفسیر بے نظیر از مولانا حسین علیؒ پر توضیحی حاشیہ۔۶۔الفجر المستطیر کے عنوان سے قرآن فہمی کے کچھ اصول بیان کیے ہیں۔

مولانا محمد حسین نیلویؒ کی دیگر تصانیف

فتح المغیث شرح تحریرات حدیث عربی میں تحریر کی ہے۔یہ مولانا حسین علی الوانی کی احادیث پر تحقیقات پر عربی میں حواشی ہیں،اطیب الکلام فی نکاح یوسفؑ،القول الاتم فی حیاتِ عیسیٰ ابن مریم،فیض المستغاث فی الطلقات الثلاث،فتاویٰ نیلوی(غیر مطبوعہ)،مواہبِ رحمانی در مسائلِ قربانی،الفائض فی الدعا بعد الفرائض،خیر الکلام فی تقبیل الابہام عند سماع ذکرِ خیر الانام اور فتح الرحمان فی قیامِ رمضان ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

تفسیری ترجمہ قرآن" تبیین القرآن" کا تعارف

مفتی سید محمد حسین نیلویؒ نے سلیس مربوط تشریحی ترجمہ قرآن کیا۔عصرِ حاضر میں یہ ایک منفرد ترجمہ ہے۔یہ ترجمہ تفسیر تبیین القرآن کے نام سے طبع ہوا۔یہ مربوط تشریحی ترجمہ مولانا نیلوی کی زندگی میں سورت فاتحہ سے سورت مائدہ تک ایک جلد میں شائع ہوا اور اس کے علاوہ سورت بنی اسرائیل تک ماہنامہ گلستانِ اسلام میں شائع ہوا۔مکمل ترجمہ قرآن چار جلدوں میں مولانا نیلوی کے پوتے محمد طیب واسطی کے پاس محفوظ ہے۔یہ ترجمہ نظرثانی شدہ ہے جو مفتی سید محمد حسین نیلوی نے ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۳ء میں کیا۔یہ ترجمہ مفتی سید محمد حسین نیلوی کی کئی سال کی محنت کے نتیجہ میں وجود میں آیا۔اس تفسیری ترجمہ کو جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان نے ستمبر ۲۰۲۲ء میں شائع کیا۔یہ حقیقت میں تفسیری ترجمہ ہے۔مولانا سید محمد حسین نیلوی کا مکمل مربوط تشریحی ترجمہ ایک جلد میں انتہائی مناسب قیمت پر جامعہ ضیاء العلوم سرگودہا کے مدیر مولانا ضیاء الحق بندیالوی سے سرگودہا اور مکتبہ رشیدیہ راولپنڈی میں دستیاب ہے۔اس کے حاشیہ پر علامہ نیلوی کی کتاب مرآۃ القرآن کو شائع کیا گیا۔یہ آسان اور عام فہم تفسیری ترجمہ ہے۔یہ ترجمہ اپنے اندر کئی محاسن رکھتا ہے۔ذیل میں اس ترجمہ کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

ا۔تفسیری و تشریحی ترجمہ:

ان کا ترجمہ ایک توضیحی، تفسیری اور تشریحی ترجمہ ہے جس میں دیگر تراجم و تفاسیر سے بہت استفادہ کیا گیا ہے۔ماضی قریب میں اردو زبان میں علماء کرام نے تراجمِ قرآن کیے ہیں۔مولانا محمد حسین نیلوی کا ترجمہ ان سابقہ تراجم کی انفرادی خوبیوں کا جامع ترجمہ قرآن ہے۔مولانا نیلوی نے مربوط تفسیری ترجمہ کو تبیین القرآن کے نام سے تحریر کیا ہے۔یہ قرآن مجید کا مسلسل اور مربوط تشریحی اور تفسیری ترجمہ ہے۔اس کو تفسیری اور توضیحی ترجمہ کہنا ہی مناسب ہے۔اس سے قبل مترجمین قرآن

ترجمہ اور تفسیر الگ بیان کرتے تھے۔ مولانا محمد حسین نیلوی نے ترجمہ اور اس کی تفسیر کو مختصر انداز میں ایک ہی جگہ تحریر کیا ہے۔ عبدالعزیز بلوچ لکھتے ہیں:

"مربوط تشریحی ترجمہ بنام تبیین القرآن سلیس، شگفتہ رواں اور مسلسل بیان ہونے کے ساتھ روحِ قرآنی اور عربیت کے بہت قریب ہے"[7]۔

یہ ترجمہ بلاشبہ ایک مستند عالم کا قرآنی متن کی ترجمانی کرنے والا سلیس اور بامحاورہ عام فہم تفسیری ترجمہ ہے۔

مثال نمبر۱: سورۃ البقرۃ کی آیت ﴿اللهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾[۸]

"اللہ تعالیٰ ان خبیث لوگوں کی مسخری کے بدلے میں خوب ذلیل کرے گا اور اتنا ناراض ہے کہ ان کو توبہ کی توفیق ہی نہ دے گا بلکہ اپنے قہر سے ان کی سرکشی میں ان کو ڈھیل دیے جا رہا ہے۔ اب وہ حیران پھر رہے ہیں"[9] (تبیین القرآن)

یہ ترجمہ اس لیے کیا گیا ہے کہ استھزاء اللہ تعالیٰ کی شان کے منافی ہے۔ اس سے مراد مذاق کی سزا ہے۔ قدیم وجدید مفسرین نے اس کا یہی مفہوم بیان کیا ہے۔ امام ثعلبی اور بیضاوی نے استہزاء کی سزا مراد لی ہے[۱۰]۔

مثال نمبر۲: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ﴾[۱۱]

ترجمہ: "اور اگر یہ اپنی حرکت سے باز نہ آئیں تو ان سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ ان کا مسلمانوں کو تنگ کرنے اور طرح طرح کی سزائیں دینے کا فتنہ نہ رہے اور امن عامہ میں خلل باقی نہ رہے اور حاجات و مشکلات میں غائبانہ پکار صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہونے لگے اور قانونِ الٰہی جاری ہو جائے لیکن اگر پھر بھی یہ لوگ فتنہ سے باز آجائیں اور امن عامہ میں خلل نہ ڈالیں تو پھر ان پر کسی بھی طرح کی زیادتی نہ کریں"[12]

اس مقام پر مولانا محمد حسین نیلوی نے ترجمہ قرآن میں ہی فتنہ کی وضاحت کی۔

مثال نمبر۳: سورت نحل کی آیت ۳۵ کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ﴾[۱۳]

واللہ ہم ہر قوم میں اس مسئلہ توحید کو سمجھانے کے لیے کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے رہے ہیں۔ وہ یہی سمجھاتے رہے کہ غائبانہ مافوق الاسباب امور میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو اور گمراہی کی طرف بلانے والے مشرک پیروں سے بچتے رہو[14]۔

مولانا نیلوی نے طاغوت کا مفہوم ترجمہ میں ہی واضح کیا۔

ہم نے ہر جماعت میں پیمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں کی پرستش سے اجتناب کرو (ترجمہ مولانا فتح محمد)[۱۵]

مفتی تقی عثمانی نے طاغوت کا ترجمہ نہیں کیا۔اور واقعہ یہ ہے ہم نے ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر اس ہدایت کے ساتھ بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو[۱۶] (آسان ترجمہ قرآن)۔
مفتی تقی عثمانی تفسیری حاشیہ میں لکھتے ہیں: "طاغوت شیطان کو کہتے ہیں اور بتوں کو بھی۔لہذا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان کے پیچھے نہ چلو اور یہ بھی کہ بت پرستی سے اجتناب کرو[۱۷]۔ بعض مترجمین نے طاغوت کا ترجمہ شیطان کیا۔
مترجمین نے طاغوت کے مختلف تراجم اور مصداق واضح کیے ہیں۔مولانا نیلوی نے اس کے مصداق کو متعین کیا ہے کہ اس سے مراد گمراہ انسان ہیں۔
مثال نمبر ۳: ﴿وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ﴾[۱۸]

"اور اس نے آپ راہِ شرع سے ناواقف نہ پایا پھر اس نے آپ کو منزلِ مقصود تک پہنچایا"[19]۔

مولانا محمد حسین نیلویؒ نے ترجمہ میں ہی ضلال کے مفہوم کی وضاحت کی اور اختصار سے ترجمہ میں اس کی توضیح کی کہ ضلال کا معنیٰ یہاں گمراہی مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد شریعت سے ناواقف ہونا ہے۔
مثال نمبر ۴: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾
"اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو خیرِ کثیر یعنی قرآن مجید وغیرہ دیا ہے"[20] (تبیین القرآن از علامہ نیلوی)
اس آیت کے ترجمہ میں مولانا نیلوی نے کوثر کا مفہوم ترجمہ میں ہی واضح کیا۔ مفتی تقی عثمانی کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔
اے پیغمبر یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دی ہے[۲۱]۔(آسان ترجمہ قرآن)
تفسیری حاشیہ میں لکھتے ہیں: "یہاں اگر بہت زیادہ بھلائی کے معنیٰ میں لیا جائے تو اس بلائی میں حوض کوثر بھی داخل ہے"[۲۲]۔
جاوید احمد غامدی نے اس کا ترجمہ خیر کثیر کیا۔لکھتے ہیں: "ہم نے یہ خیر کثیر تمہیں عطا کر دیا ہے"[۲۳]

۲۔ تفسیری ترجمہ میں غیر مسلموں کے اعتراضات کا جامع جواب

مولانا محمد حسین نیلویؒ بامحاورہ ترجمہ میں کسی آیت پر وارد ہونے والے اعتراضات کو بھی پیشِ نظر رکھتے ہیں اور آیت کا ایسا ترجمہ کرتے ہیں کہ اعتراض باقی نہ رہے۔وہ آیت کا ترجمہ اور تفسیر کرتے وقت اس آیت کی تفسیر میں تمام اختلافی آراء اور اس پر وارد ہونے والے اعتراضات کو مدِ نظر رکھ کر ترجمہ و تفسیر کرتے تھے۔کتبِ تفسیر اور دیگر تراجم کو دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا تھا کہ اس آیت کا ترجمہ اور تفسیر جس انداز اور اسلوب میں کیا یہ مختصر الفاظ میں سب اعتراضات کا جامع جواب بھی ہے اور آیت کی صحیح ترجمانی بھی ہے۔وہ ترجمہ قرآن میں ایسی عبارات لاتے ہیں کہ اعتراض خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔اس ترجمہ قرآن مجید میں غیر مسلموں کی طرف سے اسلام اور قرآن مجید پر اعتراضات کو مد نظر رکھتے ہوئے قوسین کے بغیر آیات کے تفسیری ترجمہ میں

ہی اعتراضات کا جواب دیا گیا۔اس اعتراض کو ترجمہ میں سوال وجواب کی شکل میں پیش کرنے کے بجائے اس اعتراض کو پیشِ نظر رکھ کر ترجمہ کیا گیا اور اس میں اسلام اور قرآن پر ملحدین کے اعتراضات کو پیشِ نظر رکھ کر بعض مقامات پر وضاحت اور تفسیر کو ترجمہ میں ہی سمودیا ہے۔

مثال نمبر ا: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔

ترجمہ: "کہو اللہ تعالیٰ کے خاص نام سے مدد مانگتا ہوں"[24]۔

اس میں اس اعتراض کا جواب ہے کہ ہندو کہتے ہیں کہ قرآن مجید کلامِ الٰہی نہیں ہے۔ان کا استدلال یہ ہے کہ قرآن مجید کے آغاز میں بسم اللہ اور سورت فاتحہ کے ترجمہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کلام کسی اور کا ہے۔ مسلمانوں کا خدا کہتا ہے کہ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ مسلمانوں کا خدا اپنے نام سے خود شروع کررہا ہے۔ مولانا نیلوی نے اس اعتراض کا ذکر مولانا حسین علی الوانیؒ کی تفسیر احسن التفسیر کے توضیحی حاشیہ بدر منیر میں کیا۔علامہ نیلوی لکھتے ہیں:

"مذاہبِ باطلہ کا اعتراض تھا کہ قرآن مجید کلامِ الٰہی نہیں ہے۔اگر یہ کلامِ الٰہی ہے تو بسم اللہ کا لفظ اس کی تائید نہیں کرتا کیا خدا خود اپنے نام سے کلام کی ابتداء کرتا ہے"[25]

ستھیارتھ پرکاش میں آریہ سماج کے بانی پنڈت سوامی دیانند (پ ۱۸۲۲ء۔وفات ۱۸۸۳ء) نے قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونے پر اعتراض کیا کہ بِسْمِ اللهِ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا مصنف کوئی دوسرا ہے نہ کہ اللہ[26]۔ مولانا نیلوی نے بِسْمِ اللهِ سے پہلے قولو عبارت مقدر (محذوف) مانی۔ مولانا نیلوی نے اس طرزِ کلام کے شواہد کلامِ عرب اور فارسی کے ادباء سے نقل کیے ہیں۔ قولو کے محذوف ماننے سے یہ اعتراض ختم ہوجائے گا۔

مثال نمبر ۲: مولانا نیلوی نے ہندوؤں کے اعتراض کے پیش نظر ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾[۲۷] میں اهْدِنَا کا ترجمہ ثابت قدم رکھنا کیا ہے۔

"اے اللہ تو ہمیں اسی سیدھی راہ پر مضبوط اور ثابت قدم رکھ"[28]۔

مولانا نیلوی کے نزدیک یہ دعا ہدایت کی دعا کی بجائے ہدایت پر استقامت کی دعا ہے۔اب اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔اس آیت کے مفہوم پر ہندوؤں کا اعتراض ہے کہ کیا مسلمان پہلے ہدایت پر نہیں ہیں کہ ہدایت کی دعا مانگ رہے ہیں؟اس ترجمہ کے ذریعہ یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ ہدایت پر استقامت کی دعا ہے۔اس آیت کا یہ ترجمہ حضرت علی المرتضیٰؓ سے بھی منقول ہے ۔علامہ آلوسی نے حضرت علیؓ کی اس روایت کو ذکر کیا کہ اهْدِنَا کا ترجمہ ثبتنا ہے[29]۔

مثال نمبر ۳: سورۃ النحل کی آیت ۲۱ کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔ارشادِ ربانی ہے:

﴿أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾[۳۰]

ترجمہ: ”کافر لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ کوئی بھی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود ہی مخلوق ہیں ان کو موت سے چارہ کار نہیں ان کی حیات جاودانی نہیں نیز ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ مردے کب اٹھائے جائیں گے“[31]۔

مولانا نیلوی نے غیر احیاء کا ترجمہ مرزائیوں کے اعتراض کو پیشِ نظر رکھ کر کیا۔اس آیت کا یہ ترجمہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عام ترجمہ کیا جائے تو مفہوم یہ ہے کہ جن کو لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ مردے ہیں زندہ نہیں ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کو بھی لوگوں نے پکارا ہے اور قرآن کا اعلان ہے کہ جن کو لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے ہیں وہ فوت ہو چکے ہیں لہذا حضرت عیسیٰؑ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ مولانا محمد حسین نیلوی کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔ان کی حیات جاودانی نہیں ہے۔سب کی حیات ایک دن ختم ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں۔ قیامت کے قریب ان کا نزول ہو گا اور پھر طبعی موت فوت ہوں گے۔اس آیت سے قادیانیوں کا استدلال درست نہیں ہے۔

مثال نمبر ۴: سورت آلِ عمران کی آیت ۱۵۲ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾[۳۲]۔

”میں اپنی ذاتِ کبریائی کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ شروع شروع میں تو اللہ تعالی نے تمہیں اپنی فتح کا وعدہ سچ کر دکھایا تھا، جب کہ تم نے اللہ تعالی کے حکم سے بھرپور حملہ میں ہی کافروں کو اس طرح تہ تیغ کیا کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ یہاں تک کہ تم نے مالِ غنیمت کا مال دیکھ کر خود ہی ہمت ہار دی اور حضرت محمد ﷺ نے جو تمہیں حکم دیا تھا کہ فتح ہو یا شکست تم ہر حال میں اس مورچہ کو نہ چھوڑنا لیکن تم نے اس مورچہ سے متعلق حضرت رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں ایک تو باہم جھگڑا کیا اور دوسرے یہ کہ خود تم نے حکمِ رسول کی نافرمانی کی اور وہ بھی اس کے بعد جبکہ اللہ تعالی نے تمہیں وہ چیز بھی دکھادی جسے تم پسند کرتے تھے یعنی تمہاری فتح اور کفار کا میدان چھوڑ کر بھاگ جانا اور تم میں سے کچھ (مورچہ چھوڑ کر غنیمت کے پیچھے لگ گئے) دنیا کے طالب تھے اور کچھ (جو مورچوں پر ڈٹے رہے) آخرت کے طالب تھے“[33]۔

مولانا نیلوی نے مَا تُحِبُّونَ کا مفہوم فتح و نصرت مراد لیا اور دیگر مترجمین کی طرح مالِ غنیمت مراد نہیں لیا۔یہ ترجمہ اس لیے کیا کہ صحابہ پر اعتراض کیا گیا کہ انہوں نے مال کی محبت میں میدانِ جہاد چھوڑ دیا۔ مولانا نیلوی نے صحابہ پر مخالفین کے طعن و اعتراض سے بچنے کے لیے ایسا ترجمہ کیا۔

۳۔قرآن مجید کے مکمل ترجمہ میں ربطِ آیات کا اہتمام

مولانا نیلویؒ ربطِ آیات میں مولانا حسین علی الوانیؒ کے علاوہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ترجمہ کو بھی پیشِ نظر رکھتے ہیں ۔ مولانا نیلوی نے اپنے چچا محمد شاہ جہلمیؒ سے ترجمہ قرآن سے استفادہ کیا۔ان کے چچا نے مولانا اشرف علی تھانویؒ سے استفادہ کیا اور ان کے ساتھ اصلاحی تعلق قائم کیا۔اس لیے مولانا نیلوی کے ترجمہ پر حضرت تھانوی کے ترجمہ قرآن کے اثرات نمایاں ہیں۔ مولانا محمد حسین نیلویؒ ایک وسیع المطالعہ عالم تھے۔انہوں نے اپنے ذاتی مطالعہ سے بھی ہر آیت کے ترجمہ کو ما قبل اور مابعد آیت سے مناسب الفاظ کے ساتھ جوڑ کر باربط پیش کیا۔ تبیین القرآن میں عام فہم اور ایسا ترجمہ دیا گیا کہ آیات کے ترجمہ کے مابین ربط اور نظم کالحاظ رکھا گیا ہے جس سے دینی مدارس کے علاوہ سکول، کالج اور جامعات کے طلبہ بھی باآسانی استفادہ کر سکتے ہیں۔عام تعلیم یافتہ طبقہ کے لیے سہل اردو میں عام فہم ترجمہ ہے۔ فہمِ قرآنی کے لیے ایک عمدہ کاوش ہے۔

سورت بقرہ کی آیات ۲۲۳ اور ۲۲۴ کا ربط ملاحظہ فرمائیں۔جب بیویاں حیض سے پاک ہوں تو ان سے مخالطت کرو اگر تم قسم بھی کھا چکے ہو تو اسے توڑ ڈالو اور مخالطت سے باز نہ رہو[34]۔ سورت بقرہ کی آیات ۲۲۶۔۲۲۸ کے ربط کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ایلاء بھی آخر کار طلاق بن جاتا ہے۔اس لیے ایلاء کے بعد طلاق کا ذکر کیا گیا ہے[35]۔مربوط ترجمہ کی وضاحت کے لیے سورۃالبقرۃ کی آیات نمبر ۲۱۔۳۹ کو ملاحظہ فرمائیں

مربوط ترجمہ کا نمونہ سورۃالبقرۃ آیات نمبر ۲۱۔۳۹

مولانا نیلوی نے ربطِ آیات کے ساتھ تبیین القرآن میں آیات پر عنوان بھی قائم کیے ہیں

سورۃ البقرۃ کا دعویٰ اور مرکزی مضمون یَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا ہے۔

ترجمہ: ''صرف اللہ ہی کی عبادت کرو۔غائبانہ طور پر صرف اسی کو پکارو''۔

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[۳۶]

صرف اللہ ہی کی عبادت کرو۔غائبانہ طور پر صرف اسی کو پکارو۔یہ سورت کا مرکزی دعویٰ اور مرکزی مضمون ہے۔اس دعویٰ پر چار دلائل دیے گئے[37]۔

رَبَّكُمُ اس دعویٰ پر پہلی دلیل نمبر ہے۔﴿الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾[۳۸]۔سورت کے دعویٰ پر دوسری دلیل ہے۔اس میں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ عقیدہ توحید کا فائدہ کا بیان ہے۔﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾[۳۹] اس آیت کے پہلے حصے میں الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً میں سورت کے دعویٰ پر تیسری دلیل بیان کی گئی ہے۔وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ

الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ میں سورت کے دعویٰ پر دلیل چہارم بیان کی گئی ہے۔اس کے بعد فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰہِ أَنْدَادًا وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ میں ان دلائل اربعہ کا ثمرہ اور نتیجہ بیان کیا گیا ہے [40]۔

مثال نمبر ۲: سورۃ اللھب اور سورۃ الاخلاص کے ربط کو ملاحظہ فرمائیں

سورت لھب میں تھا کہ معاند ہلاک ہوں گے اور اب سورت اخلاص میں ہلاکت سے بچنے کی راہ بتلائی گئی ہے [41]۔

مولانا محمد حسین نیلوی ہر سورت کا ایک دعویٰ اور مرکزی مضمون متعین کرتے ہیں اور پھر تدبر اور غور وفکر سے اس دعویٰ پر دلائل کو واضح کرتے ہیں۔اسی دوران اس دعویٰ کو ماننے والوں کے لیے بشارت ، تخویف اور زجر بھی واضح کرتے ہیں۔سورت معنوی لحاظ سے مربوط ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ ہر آیت کے اختتام اور ابتداء میں بھی چند الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں جس سے ہر آیت ماقبل اور مابعد سے مربوط ہو جاتی ہے۔

۴۔ مشکل القرآن میں ان کے ترجمہ کا منہج و اسلوب:

مولانا محمد حسین نیلوی نے قرآن مجید کے ان مشکل مقامات کو ترجمہ میں ہی واضح کیا ہے جن کی تفسیر مفسرین نے طویل تفسیری مباحث میں کی۔سورۃ البقرہ کی آیت کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [۴۲]۔

ترجمہ: اور چوتھی سہولت یہ بھی دی گئی ہے کہ جن لوگوں میں بڑھاپے کی وجہ سے روزے رکھنے کی طاقت ہی نہ رہی تو ہر ایک روزے کے بدلے ایک فقیر کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا کریں [43]۔

اس آیت میں مولانا نیلوی نے یطیقونہ کے مفہوم کو واضح کیا۔اس آیت کا ان کے نزدیک مفہوم یہ ہے کہ جو مشکل سے روزہ رکھتے ہیں۔بعض مفسرین نے یہاں لا مقدر مانا ہے۔بعض نے یطیقونہ میں باب افعال کو سلبِ ماخذ کا بنایا ہے۔مولانا عبد الماجد دریابادی اس آیت کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

"اور جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے وہ ایک مسکین کا کھانا ہے" [44]۔

مثال نمبر ۲: سورت بقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ کا ترجمہ مشکل تراجم میں سے ہے۔مولانا نیلوی لکھتے ہیں:

"یہ یہودی ہمارے دعویٰ توحید کو پس پشت ڈال کر ان بے بنیاد ڈھکوسلوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں جن کو حضرت سلیمانؑ کے عہدِ سلطنت میں شیطان پڑھتے پڑھاتے تھے۔۔۔حالانکہ جادو کا علم بابل شہر میں ہاروت ماروت پر بالکل نہیں اتارا گیا جو بقول یہودیوں کے دو فرشتے ہیں۔دراصل یہ فرشتے تو تھے ہی نہیں بلکہ دو گبر، پکے بے دین اور بد مذہب ٹھگ تھے" [۴۵]۔

امام بیضاوی نے بھی اس آیت میں ما کے نافیہ ہونے کے احتمال کو ذکر کیا اور ملکین میں ایک قراءت بکسر اللام بھی ہے۔

مثال نمبر ۳: سورۃ المائدہ کی آیت ۳۵ کے مفہوم کو ترجمہ میں ہی واضح کیا۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾[46]

اے مومنوجب م نے یہ باسن لی واس پر باقاعدگی سے عمل پیراہو جاؤاور اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی سے بچواور نیک عمل کر کے اس تک پہنچنے کاذریعہ لاش کرویعنی اللہ کی راہ میں جان لڑادوتب توتوقع ہے کہ تم لوگ کامیاب ہو جاؤگے۔

علامہ نیلوی نے اس آیت میں وسیلہ کے مفہوم کوواضح کیا۔اس سے اردو میں مروج وسیلے کامفہوم مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد نیک عمل کے ذریعے اس تک پہنچنے کاذریعہ ہے۔علامہ نیلوی نے ترجمہ میں ہی واضح کیا۔

اے ایمان والواللہ سے ڈرواور اس تک پہنچنے کاوسیلہ تلاش کرو[47] (آسان ترجمہ مفتی تقی عثمانی)

مولانا تقی عثمانی نے حاشیہ میں وضاحت کی ہے وسیلہ سے مراد یہاں ہر وہ عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بن سکے۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کاقرب تلاش کرنے کے لیے نیک اعمال کو وسیلہ بناؤ[48]

۵۔اختلافات کے سنجیدہ حل کے لیے بہترین ترجمہ:

مولانا محمد حسین نیلوی نے قرآن مجید کے سیاق وسباق اور لغت کے ساتھ دیگر مصادر کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مربوط تشریحی ترجمہ کیاہے۔اس ترجمہ قرآن میں مسلکی مسائل کی احسن اسلوب میں تفہیم کی کوشش کی۔مولانا نیلوی نے اختلافی مسائل کے استدلال میں پیش کی جانے والی آیات کے مفہوم کو ترجمہ میں ہی چندالفاظ کے اضافہ سے واضح کیا۔

مثال نمبر۱: علامہ نیلوی نے قرآن مجید کے مشکل مقامات کو ترجمہ میں ہی اضافی الفاظ کے اضافہ سے حل کیا۔

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾[49]

ترجمہ: یعنی مافوق الامور میں غائبانہ طور پر صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں[50]۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی سید محمد حسین نیلوی نے مدداور استعانت کی اس قسم کی وضاحت کی ہے جوآیت کے مفہوم میں مطلوب ہے۔اس سے عام استعانت مراد نہیں۔بعض علماء نے اس سے عام استعانت مرادلی ہے جس کی وجہ سے انہیں فہمِ قرآن میں دشواری پیش آئی۔تفسیر خزائن العرفان علی کنزالایمان میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں:

"اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاءوانبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ ہے کیونکہ مقربانِ حق کی امداد امدادِ الٰہی ہے۔استعانت بالغیر نہیں ہے۔اگر اس آیت کے وہ معنٰی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآن پاک میں ﴿قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا﴾[51] اور ﴿وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلَاةِ وَ إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾[52] کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی"[53]۔

علامہ محمد حسین نیلوی نے تفسیری ترجمہ میں وضاحت کی ہے کہ آیت میں اسباب اور ذرائع کے تحت زندہ شخصیات سے استعانت مراد نہیں ہے بلکہ یہاں ان امور میں استعانت مراد ہے جو انسانی بس میں نہیں ہیں اور اس مقام پر غائبانہ مدد مراد

ہے۔اسباب اور وسائل کے درجہ میں ماتحت الاسباب امور میں ماسوی اللہ سے استعانت و مدد مانگنا نہ صرف جائز ہے بلکہ تعاون کے بغیر دنیا کا نظام ہی نہیں چل سکتا۔

مثال نمبر ۲: سورۃ نساء کی آیت ۱۱۳ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اور اس سلسلہ میں اپنا حکم بروقت نازل فرمادیا اور ساتھ ہی ساتھ معاملہ فہمی کی صحیح صورت بھی آپ کو سجھادی اور وحی کے ذریعے وہ بات آپ کو سمجھادی جو بغیر وحی کے خود بخود آپ نہیں جان سکتے تھے اور اس طرح سے آپ ﷺ پر اللہ تعالی کا بہت بڑا فضل ہوا کہ اس نے اصل واقعہ سے آپ کو بروقت مطلع فرمادیا"[54]

مثال نمبر ۳: سورت المائدہ کی آیت نمبر ۵۴ کا ترجمہ دیکھیے۔ لکھتے ہیں:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾

"اے مومنو! تمہیں یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول حضرت ﷺ اور تمام اہل ایمان تمہارے دوست ہیں۔ان اہلِ ایمان کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ نماز کے پابند ہیں۔اور زکوۃ دیتے ہیں اور ہمہ وقت اللہ کے حضور جھکے رہتے ہیں"[55]۔

اس آیت کا ماقبل سے آیت سے ربط قائم کیا۔ماقبل میں یہود ونصاری کی دوستی سے منع کیا گیا اور یہاں بتایا گیا کہ تمہارے دوست کون ہیں۔ولی کے لفظ کے لغوی معنٰی کو ترجمہ میں اس انداز سے بیان کیا کہ یہ ترجمہ سیاق کے مطابق بھی ہے اور لغت کے مطابق بھی ہے بعض مترجمین نے اس کا معنٰی مالک اور حاکم کیا۔مولانا فرمان علی لکھنوی لکھتے ہیں یہ آیت باتفاقِ مفسرین شیعہ سنی موافق و مخالف حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی اور اس سے تصریحی طور پر حضرت علی کا خلیفہ بلا فصل ہونا ثابت ہوتا ہے[56]۔علامہ نیلوی نے ترجمہ میں واضح کیا کہ آیت میں ولی سے مراد رفیق ہے۔حاکم یا ولیعہد مراد نہیں۔

مثال نمبر ۴: سورۃ المائدہ کی آیت ۱۵ کا ترجمہ دیکھیے۔اور اس موقع پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تمہارے پاس صرف نبی آخر الزمان ﷺ ہی تشریف نہیں لائے بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن اور واضح کتاب بھی آچکی ہے جس کے احکام واضح اور صریح ہیں۔اس مقام پر مولانا نیلوی نے نور کا ترجمہ واضح کیا ہے کہ اس سے مراد کتابِ الٰہی ہے۔

مثال نمبر ۴: سورۃ النحل کی آیت نمبر ۸۹ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا نیلوی لکھتے ہیں:

﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾

اب پھر دوبارہ سن لو جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بتانے والا اس کے خلاف گواہی دینے کو اٹھا کھڑا کریں گے تو اس وقت کفار کا کیا برا حال ہوگا اور یہ دعوی آپ از خود تو نہیں کرتے بلکہ آپ پر تو ہم نے یہ کتاب نازل کی ہے جس میں سب ضروریاتِ دینیہ کا بیان شافی کافی ہے[57] (تبیین القرآن)

اس آیت کاان کو یہ ترجمہ کرنے کی ضرورت یہ محسوس ہوئی کہ بعض اہلِ علم نے اس آیت سے رسول اللہ ﷺ کے لیے ان تمام امور کا علم ثابت کرنے کے لیے استدلال کیا جو ماضی میں ہو چکے ہیں اور آئندہ وقوع پذیر ہوں گے۔ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہر شی کا کامل علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیا ہے اور اس آیت میں کل شیءسے ہر چیز کا علم مراد ہے اور ہر چیز کا علم قرآن مجید میں ہے اور قرآن مجید کا نزول اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کیا۔لہذا آپ ﷺ کو نزولِ قرآن کے اختتام تک ہر شی کا علم من جانب اللہ عطا کر دیا گیا۔مولانا نیلوی نے ترجمہ میں واضح کیا کہ یہاں عرفی طور پر ہر شی کا علم مراد نہیں بلکہ دین و شریعت کے لازمی امور مراد ہیں جن کی انسانیت کو ضرورت ہے۔انہوں نے یہ ترجمہ سابقہ مفسرین میں سے امام جلال الدین سیوطی اور مفسر خازن وغیرہ کے تفسیری آراء کی روشنی میں کیا[58]۔

مثال نمبر ۵: ﴿یَاأَیُّهَا النَّبِیُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِیرًا﴾[۵۹]

''اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو شاہد یعنی مبلغ بنا کر بھیجا ہے کہ متبنیٰ کی مطلقہ سے نکاح حلال ہے''[60]۔

مولانا نیلوی نے سیاق وسباق کی روشنی میں شاہد کے مفہوم کی ترجمہ میں ہی وضاحت کی۔مولانا احمد رضا خان نے کنزالایمان میں اس کا ترجمہ حاضر وناظر کیا[۶۱]۔مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے تفسیری حاشیہ میں اس کو بہترین ترجمہ قرار دیا۔لکھتے ہیں حضور ﷺ قیامت تک ہونے والی ساری خلق کے شاہد ہیں۔ان کے اعمال وافعال، تصدیق و تکذیب کا مشاہدہ فرمانے والے ہیں[۶۲]۔ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کنزالایمان اور معروف تراجمِ قرآن میں مولانا احمد رضا خان کے شاہد کے بیان کردہ معنی حاضر و ناظر کی تصویب کی[۶۳]۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی وضاحت خود فرمائی کہ آپ ﷺ قیامت کے دن انبیائے سابقین کی صداقت کی گواہی دیں گے جبکہ ان کی امتیں ان کی تکذیب کریں گیں۔حدیثِ نبوی میں بیان کردہ مفہوم کو نظر انداز کر کے خود مفہوم متعین کرنا تفسیر بالرائے ہے۔اس لیے محققین نے شاہد کے اسی مفہوم کو درست قرار دیا ہے جو حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ان علماء کو نبی اکرم ﷺ پر اعمال پیش کیے جانے والی روایات سے غلط فہمی ہوئی ہے۔اس میں عرضِ اعمال سے مراد اجمالی عرض ہے۔ محققین علماء کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا عرضِ اعمال کی روایات سے کسی طور پر ثابت نہیں ہوتا۔عرضِ اعمال کے حقیقی مصداق میں خود اہلِ علم متفق الرائے نہیں ہیں۔بعض محدثین نے عرضِ اعمال کی روایت کو منقطع الاسناد قرار دیا ہے۔اس لیے شاہد کا وہی مفہوم معتبر ہے جو حدیثِ نبوی میں بیان کیا گیا ہے۔

۶۔ترجمہ میں تفردات:

مولانا نیلوی نے بعض مقامات پر جمہور مترجمین سے مختلف ترجمہ قرآن تحریر کیا۔چند مثالیں درج ذیل مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

مثال نمبر۱: سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ارشادِ الٰہی ہے۔اس کے ترجمہ میں علامہ نیلویؒ نے اس سے پہلے قولو مقدر ذکر کیا اور اس کا ترجمہ تمام تعریفیں نہیں کیا بلکہ اس سے مخصوص صفات مراد لی ہیں جن کو مشرکین اپنے معبودوں کی طرف منسوب کرتے تھے۔ملاحظہ کیجیے۔

﴿الحَمۡدُللهِ رَبِّ الۡعَالَمِینَ﴾[٦٤]

"وہ صفاتِ الوہیت یعنی وہ خوبیاں اور کمالات جو کسی ذات کے الٰہ اور معبود برحق ہونے کے لیے ضروری ہیں، وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں نہ کہ نوری، ناری اور خاکی کسی مخلوق کے لیے[65]۔وہ تمام صفاتِ الوہیت جو مشرکین اپنے معبودوں میں مانتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہیں"[66]

اس آیت میں جمہور مترجمین نے الف لام استغراق کا قرار دیا ہے۔مولانا نیلوی نے اس آیت میں الحمد میں ال لام عہد ذہنی کا قرار دیا ہے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ الف لام کا اشارہ ان صفات کی طرف ہے جس کا معہود مشرکین کے ذہنوں میں تھا اور وہ صفات اپنے معبودوں کے لیے مانتے تھے۔یعنی صرف وہ صفات اور خوبیاں جو مشرکین غیر اللہ کے لیے مانتے تھے وہ صفاتِ اُلوہیت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہیں۔

مثال نمبر۲: ﴿وَ کَذٰلِكَ جَعَلۡنَاکُمۡ أُمَّةً وَسَطًا لِتَکُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيدًا وَ مَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَةَ الَّتِي كُنۡتَ عَلَيۡهَا إِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنۡ يَنۡقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيۡهِ وَإِنۡ كَانَتۡ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللهُ وَ مَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمۡ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾[٦٧]

یہ ہمارا کمال (اللہ تعالیٰ کا) ہے کہ ہم نے تم کو اس طرح سے مرکزی قبلہ عطا فرما کر تمھیں بھی مرکزی، معتدل، قابلِ اعتماد، افراط و تفریط سے پاک، بہترین اور خیر امت بنایا اور یہ مرکزیت ہم نے تمھیں اس لیے عطا فرمائی ہے تاکہ تم اس مرکز سے تمام اقوامِ عالم کو مسئلہ توحید اور میرے تمام احکام پہنچاؤ اور میرا پیغمبر آخر الزمان تم کو میری توحید اور تمام احکام پہنچائے[٦٨]۔

مولانا نیلوی نے سیاق وسباق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے شہید کا ترجمہ بتانے والا کیا۔دیگر مترجمین نے شہید کا ترجمہ گواہ کیا۔

مثال نمبر۳: ﴿قَدۡ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضَاهَا فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمۡ شَطۡرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الۡكِتَابَ لَيَعۡلَمُونَ أَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَبِّهِمۡ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُونَ﴾[٦٩]

یا رسول اللہ پریشانی کے عالم میں آپ کا آسمان کی طرف اپنا چہرہ مبارک اٹھانا ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں۔دیکھیے ہم ابھی ابھی آپ کو ایسے قبلے کی طرف منہ پھیرنے کا حکم دیں گے جس پر آپ رضامند ہو جائیں گے[٧٠]۔

عام مترجمین نے تقلب کے مفہوم میں پریشانی کا ذکر نہیں کیا۔مولانا نیلوی نے تقلب الحیۃ فی الرمضاء محاورہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے پریشانی میں بار بار آسمان کی طرف دیکھنا مراد لیا ہے۔

مثال نمبر۴: ﴿أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصَّابِرِينَ﴾[٧١]

کیاتم اس خیال میں ہو کہ بغیر جہاد کیے کے آسانی کے ساتھ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ تعالی نے ان لوگوں کو ممتاز ہی نہیں کیا جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور نہ ہی ان لوگوں کو نمایاں کیا ہے جو لڑائی اور مصائب میں ثابت قدم رہنے والے ہیں (تبیین القرآن) [۷۲]

اس آیت میں ولما یعلم کا ترجمہ بعض مترجمین نے یہ کیا کہ ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے۔ اس سے ظاہری طور پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کو ان کا علم نہیں تھا حالانکہ اللہ کا علم تو ہر شیء کو محیط اور ازلی وابدی ہے۔ اللہ تعالی کو ہر شی کا علم اس کے وقوع سے بھی قبل ہوتا ہے۔ مولانا نیلوی نے واضح کیا کہ اس سے مراد ان کو ممتاز کرنا اور دوسروں سے الگ کرنا ہے۔

مثال نمبر ۵: سورت مائدہ کی آیت ۱۱۷ کا ترجمہ دیکھیے۔

﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ [۷۳]

"اور جب تک میں ان لوگوں میں موجود رہا انہیں توحید کا سبق دیتا رہا اور راہِ حق بتلاتا رہا۔۔۔اور آپ ہی ہر چیز سے پوری طرح باخبر اور مطلع ہیں"(تبیین القرآن) [۷٤]۔

شاہ عبد القادر کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے

میں ان سے خبر دار تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے بھر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا اور تو ہر چیز سے خبر دار ہے (ترجمہ شاہ عبد القادر) [۷۵]

اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (کنز الایمان) [۷٦]

جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان کے حالات سے واقف رہا پھر جب آپ نے مجھے اٹھا لیا تو آپ خود ان کے نگران تھے اور آپ ہر چیز کے گواہ ہیں (آسان ترجمہ قرآن) [۷۷]۔

ان مترجمین نے واقف رہنا، خبر رکھنا اور مطلع رہنا کیا ہے شہید کا معنی کسی اور مترجم نے توحید کا سبق دینا اور راہِ حق بتلانا نہیں کیا لہذا یہ ان کا تفرد ہے۔

مثال نمبر ٦: ﴿إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾ [۷۸]

دیکھو کافر منافق ایسے پلید ہیں کہ ہم نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر ان کے مناسب احکام کی ذمہ داری پیش کی تو انہوں ن وہ احکام مان لیے اور خیانتِ احکامِ الٰہیہ سے ڈر کر رک گئے مگر یہ منافق کافر انسان ایسا واقع ہوا ہے کہ اس نے خیانت کی کیونکہ یہ کافر انسان بڑا ہی ظالم و نادان ہے (تبیین القرآن) [۷۹].

عام مترجمین نے حمل کا معنٰی اٹھانااور قبول کرنا کیا ہے۔علامہ نیلوی نے اس کا معنٰی خیانت کرنا کیا ہے۔معروف مفسر امام خازن نے تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل میں حمل کا معنٰی خیانت کرنا بھی ذکر کیا۔انہوں نے وضاحت کی کہ سلف نے اس معنٰی کو ترجیح نہیں دی[80]۔اردو تراجم میں اس معنٰی کو ترجمہ میں نہیں لیا گیا۔مولانا نیلوی نے حمل بمعنٰی خیانت کو سیاق و سباق کے لحاظ سے راجح قرار دیا۔

نتائج بحث:

۱۔ تبیین القرآن بامحاورہ تفسیری اور توضیحی ترجمہ ہے۔

۲۔اس ترجمہ کی سب سے اہم خوبی قرآنی آیات کاآپس میں مربوط اور مسلسل ترجمہ ہے

۳۔علامہ نیلوی نے مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترجمہ میں ہی ان کے اعتراضات کاازالہ کیا۔

۴۔مولانا نیلوی نے قوسین کے بغیر تفسیری ترجمہ کیا۔

۵۔مولانا نیلوی نے بعض مقامات پر منفرد ترجمہ کیا ہے۔اس ترجمہ میں مختلف مقامات پر انہوں نے جمہور مترجمین اور مفسرین سے اختلاف کرتے ہوئے الگ معنٰی بھی بیان کیا۔اس لحاظ سے اس ترجمہ میں ان کے تفردات بھی ہیں۔

۶۔قرآن مجید کے مشکل مقامات کو ترجمہ میں ہی مختصر الفاظ میں واضح کیا گیا۔

سفارشات:

۱۔مولانا سید محمد حسین نیلوی کے ترجمہ قرآن کی خصوصیات اور امتیازات پر مزید تحقیقی کام ہونا چاہیے۔اس ترجمہ کی روشنی میں مخالفینِ اسلام کے اعتراضات پر تحقیقی کام ہونا چاہیے۔

۲۔مولانا نیلوی کے ترجمہ تبیین القرآن میں سب سے پہلے ترجمہ کے بغیر صفحہ کے اوپر قرآن مجید کا متن دیا گیا ہے پھر دوبارہ ایک ایک آیت اور اس کا ترجمہ دیا گیا ہے اس طرح قرآن مجید کا متن دو دفعہ دیا گیا اور ترجمہ میں تسلسل اور روانی بھی نہیں رہی۔اگر ہر صفحہ کے اوپر کے چند آیات دی جائیں اور پھر ایک مضمون کی چند آیات کا رواں ترجمہ ان آیات کے نیچے الگ سے دیا جائے تو قارئین کو مسلسل اور مربوط تشریحی ترجمہ پڑھنے میں آسانی ہوگی۔

حواشی و حوالہ جات

---

[1] ۔نیلوی، محمد حسین، مولانا حسین علی سوانح حیات علمی و دینی خدمات المعروف ناشر القرآن، سرگودہا، گلستان پرنٹنگ پریس، ص ۱۴۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Maūlānā Ḥussain ‘Alī Sawāniḥ-e-Ḥayāt, ‘Ilmī wā dīnī Khidmāt, Al-m‘arūf Nāshir-ul-Qur’ān, Sargodhā: Gulistān Printing Press, p. 14.

[2] ۔ نیلوی، محمد حسین، مولانا حسین علی المعروف ناشر القرآن، ص۱۵۔محمد ایاز، مختصر سوانح حیات مفتی محمد حسین شاہ نیلوی، پشاور، اشاعت اکیڈمی، پشاور، ص ۲۶۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Maūlānā Ḥussain‘Alī Sawāniḥ-e-Ḥayāt, ‘Ilmī wā dīnī Khidmāt,15

Muḥammad ’Ayāz, Mukhtaṣar sawaneh hayat Muftī Muḥammad Ḥussain Shah Nāilvī, Peshāwar, ’Ishā‘t Academī, Peshāwar, p.26.

[3] ۔بلوچ، عبدالعزیز خان، حضرت علامہ مفتی سید محمد حسین نیلوی بحیثیت مفسر قرآن، سرگودہا: علامہ نیلوی بک سنٹر، ص۴۵۔

Baloūch,Abdul ‘Azīz Khān, Ḥaḍrat ‘Allāmah Muftī Syed Muḥammad Ḥussain Shah Nāilvī (Sargodha’: ‘Allāma Nāilvī Book Centre), p. 197.

[4] ۔نیلوی، محمد حسین، مولانا حسین علی: سوانح حیات علمی و دینی خدمات المعروف، ص۱۵، عبدالعزیز، حضرت علامہ مفتی سید محمد حسین نیلوی بحیثیت مفسر قرآن، ص۴۷۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Maūlānā Ḥussain‘Alī Sawāniḥ-e-Ḥayāt, ‘Ilmī wā dīnī Khidmāt, 15

[5] ۔عبدالعزیز، حضرت علامہ مفتی سید محمد حسین نیلوی بحیثیت مفسر قرآن، ص۴۵۔

Baloūch,‘Abdul ‘Azīz Khān, Ḥaḍrat ‘Allāmah Muftī Syed Muḥammad Ḥussain Shah Nāilvī (Sargodha’: ‘Allāma Nāilvī Book Centre), p45.

[6] ۔بلوچ، عبدالعزیز خان، حضرت علامہ مفتی سید محمد حسین شاہ نیلوی، ص۱۹۷۔

Baloūch, ‘Abdul ‘Azīz Khān, Ḥaḍrat ‘Allāmah Muftī Syed Muḥammad Ḥussain Shah Nāilvī . 197

[7] ۔بلوچ۔ عبدالعزیز خان، سید محمد نیلوی شاہ بحیثیت مفسر قرآن، ص۲۱۷۔

Baloūch,‘Abdul ‘Azīz Khān, Ḥaḍrat ‘Allāmah Muftī Syed Muḥammad Ḥussain Shah Nāilvī,217

[8] ۔سورۃ البقرۃ ۲:۱۵

[9] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تبیین القرآن، سرگودہا: اشاعت التوحید پاکستان، طاول ۲۰۲۲ء، ص۲۲۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān, Sargodha: ’Isha‘t -ud-Taūhīd Pakistan, 1st pub., 2022, p22.

[10] ۔ثعلبی، ابو اسحاق احمد، الکشف والبیان، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۲ء، ج۱، ص۱۵۷۔

Tha‘labī,’Aḥmad-bin-Muḥammad, al-Kashf-Wal-Bayān, Bairūt: Dār ’Aḥyā’-ut-Turāth al-‘Arabī, Pub.2002,1:57

[11] ۔سورۃ البقرۃ ۲:۱۹۳

Al-Qur’ān2:193

[12] ۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۵۰

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān, Sargodha: ’Isha‘t -ud-Taūhīd Pakistan, 1st pub., 2022, p50

---

[13] النحل ۱۶:۳۶ Al-

Qur’ān16:36

[14]۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۳۹۰۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,390

[15] جالندھری، فتح محمد، ترجمہ قرآن، ص ۱۶۴۔ Jalandharī, Fateḥ Muḥammad, Maūlānā, Tarjuma-e-Qur’ān,164

[16]۔ تقی عثمانی، محمد، آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۲۲ء، ص ۱۲۱۷۔

Taqī ‘Uthmānī, Muḥammad, Āsān tarjumah-e-Qur' ān,Karachi,Maktaba-e-Ma‘ārif-ul-Qur’ ān, 2022, p.1217

[17]۔ تقی عثمانی، محمد، آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۲۲ء، ص ۱۲۱۷۔

Taqī ‘Uthmānī, Muḥammad, Āsān tarjumah-e-Qur' ān,p.1217

[18] الضحیٰ ۹۳:۷۔

Al-Qur’ān93:7

[19]۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، م ن، اشاعت التوحید پاکستان، ط اول ۲۰۲۲ء، ص ۸۳۰۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p830

[20]۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۸۳۹۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p839.

[21]۔ تقی عثمانی، محمد، آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۲۲ء، ص ۱۲۱۷۔

Taqī ‘Uthmānī, Muḥammad, Āsān tarjumah-e-Qur' ān,Karachi,Maktaba-e-Ma‘ārif-ul-Qur’ ān, 2022, p.1217

[22]۔ تقی عثمانی، محمد، آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۲۲ء، ص ۱۲۱۷۔

Taqī ‘Uthmānī, Muḥammad, ’ Āsān tarjumah-e-Qur' ān,, p.1217

[23] غامدی، جاوید احمد، ترجمہ قرآن، اردو ترجمہ قرآن، لاہور: المورد، طبع دوم، ۲۰۲۱ء، ص ۹۳۵۔

Ghamdi,Javed Ahmad,Urdu translation of Quran,Lahore,almured,935

[24]۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۲۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p2

[25]۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، بدر منیر حاشیہ تفسیر احسن التفسیر المعروف تفسیر بے نظیر للشیخ حسین علی، سرگودہا، مکتبہ حسینیہ ۱۸ بلاک، ص ۶۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Badar Munīr Ḥāshiyyah-e-Tafsīr ’Aḥsan -ut-Tafsīr, Al-Ma‘rūf Tafsīr Baīnaẓīr Li-Sheikh Ḥussaīn ‘Al ī, Sargodha, Maktaba-e-Ḥussaīniyyah,18 Block, p. 6

[26]۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، بدر منیر حاشیہ تفسیر احسن التفسیر المعروف تفسیر بے نظیر، ص ۶۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Badar Munīr Ḥāshiyyah-e-Tafsīr ’Aḥsan -ut-Tafsīr, Al-Ma‘rūf Tafsīr Baīnaẓīr, p. 6

[27]۔ سورۃ الفاتحہ، ۱:۵۔

Al-Qur’ān1:5

[28]۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۱۵۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p15

[29] ۔آلوسی، محمود، تفسیر روح المعانی،بیروت،داراحیاءالتراث العربی،،ج۱،ص۹۳۔

’Ālūsī, Maḥmūd, Tafsīr Ruḥ-ul-ma‘ānī, Bairūt, Dār ’Aḥyā’-it-Turāth-il-‘Arabī,1:93

[30] ۔سورۃ النحل،۱۶:۲۱۔

Al-Qur’ān16:21

[31] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۳۸۸

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p388

[32] ۔سورۃ آل عمران، ۱۵۲:۳۔

Al-Qur’ān3:152

[33] ۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۲۶۹۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p229

[34] ۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل، پارہ دوم، غیر مطبوعہ، ص۱۳۳،

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Maūlānā Ḥussain ‘faiz ul.jaleel, unpubished,133

[35] ۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل، پارہ دوم، غیر مطبوعہ، ص۱۳۳،

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Maūlānā Ḥussain ‘faiz ul.jaleel, unpubished,133

[36] ۔سورۃالبقرۃ،۲:۲۱۔

Al-Qur’ān2:21

[37] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۲۷،۲۸۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p27,28

[38] ۔سورۃ البقرۃ،۲:۲۱۔

Al-Qur’ān2:21

[39] ۔سورۃ البقرۃ،۲۲،۲

Al-Qur’ān2:21

[40] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۲۷،۲۸۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p27

[41] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۸۴۱۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p841

[42] ۔سورۃالبقرۃ،۲:۱۸۴۔

Al-Qur’ān2:184

[43] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۴۷۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p47

[44] ۔دریابادی، عبدالماجد، مولانا، تفسیر ماجدی، ج۱، ص۶۸۔

Mājidī,‘Abdul Mājid, Tafsīr Mājidī, Lahore, Tāj Company, 1:68

[45] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۲۷

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p27

[46] ۔المائدۃ۵:۳۵

Al-Qur’ān5:35

[47] ۔ تقی عثمانی، محمد،آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۲۲ء، ص۲۳۳۔

Taqī ‘Uthmānī, Muḥammad, ’ Āsān tarjumah-e-Qur' ān, Karachi, Maktaba-e-Ma‘ārif-ul-Qur’ ān, 2022, p. 233.

[48] ۔ تقی عثمانی، محمد،آسان ترجمہ قرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۲۲ء، ص۲۳۳۔

Taqī ‘Uthmānī, Muḥammad, ’ Āsān tarjumah-e-Qur' ān, p. 233.

[49] ۔سورۃالفاتحۃ۲:۴

Al-Qur’ān2:4

[50] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، سر گودہا،ادارہ گلستانِ اسلام سنہری مسجد بلاک اے سیٹلائٹ ٹاؤن،طاول۱۹۹۷ء، ص۱۵۔

[51] ۔ الکہف،۱۸:۹۵

Al-Qur’ān 18:95

[52] ۔سورۃالبقرۃ،۲:۴۵

Al-Qur’ān 2:45

[53] ۔نعیم الدین، مولانا، خزائن العرفان علی کنزالایمان،لاہور،چاند کمپنی، ص۲۔

Na‘īm-ud-Dīn, Maūlānā, Khazā’in-ul-‘Irfān ‘Alā Kanz-il-’Imān, Lahore, Chānd Company, p.2.

[54] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۱۵۴۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p154

[55] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۴۵۵۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,p455

[56] ۔فرمان علی، مولانا، ترجمہ قرآن،لاہور،چاولہ کارپوریشن، ص۱۸۶۔

Farmān ‘Alī, Maūlānā, Tarjumah-e- Qur’ān, Lahore, Chawlah Corporation, p. 186.

[57] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن،، ص۳۹۸۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,398

[58] ۔ سیوطی، جلال ادین، تفسیر جلالین، کراچی، قدیمی کتب خانہ، ص ۲۲۴۔خازن، علاء الدین، لباب التاویل فی معانی التنزیل، بیروت، دارالفکر،۱۹۷۹ء، ج۴، ص۱۱۱۔

Suy ūṭī, Jalāl-lud-Dīn, Tafsīr-e-Jalālaīn, Karachi, Qadīmī kutub Khānah, p. 224.Khāzin, ‘Alā’ud-dīn ‘Alī, Li-b āb-bit-Tāwīl fī Ma‘ānī -ut-Tanzīl, Baīrūt, 1st Pub,4:111

[59] ۔احزاب۳۳:۴۵

Al-Qur’ān 33:45

[60] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص۵۸۹۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,58

[61] ۔ بریلوی،احمد رضاخان، مولانا، کنزالایمان، ص۶۳۴۔

Baraīlvī, ’Aḥmad Raḍā Khān, Maūlānā, Kanzul ’ Īmān, p.634.

[62] ۔ نعیم الدین، خزائن العرفان علی کنزالایمان، لاہور، چاند کمپنی، ص ۶۳۴۔

Na‘īm-ud-Dīn, Maūlānā, Khazā’in-ul-‘Irfān ‘Alā Kanz-il-’Imān,Lahore,Chānd Company, p.634-

[63] ۔ قادری، مجیداللہ، ڈاکٹر، کنزالایمان اور معروف تراجمِ قرآن، کراچی، ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، طبع اول ۱۹۹۰ء، ص ۲۲۹۔

Qādrī, Majīdullah,Doctor, Kanz-ul-’Īmān aūr ma‘rūf trājim-e-Qur’ān, Karachi, ’Idarah-e-taḥqīqāt-e-’Imām ’Aḥmad Raḍa, 1st pub 1990, p. 229.

[64]۔ سورۃ الفاتحہ، ۱:۱

Al-Qur’ān 1:1

[65]۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، سر گودھا: ادارہ گلستانِ اسلام سنہری مسجد بلاک اے سیٹلائٹ ٹاؤن، طاول ۱۹۹۷ء، ص ۱۵۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān, Sargodha: Gulistān-e-’Islām Sunahrī Masjid, Block A, Satellite Town, 1st Pub. 1997, p. 15.

[66]۔ نیلوی، محمد حسین، تفسیر فیض الجلیل فی تسہیل التنزیل، غیر مطبوعہ، ص ۱۰۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Tafsīr Faiḍ -ul-Jalīl fī Tashīl-lit-Tanzīl, ghaīr maṭbūa‘h p.10

[67] ۔ البقرۃ ۲: ۱۴۳

Al-Qur’ān 2:143

[68] ۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۳۷۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,37

[69] ۔ البقرۃ ۲: ۱۴۴

Al-Qur’ān 2:144

[70] ۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۳۸۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,38

[71] ۔ آل عمران ۳: ۱۴۲

Al-Qur’ān3:142

[72] ۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۱۱۰۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,110

[73] المائدۃ ۵: ۱۱۷

Al-Qur’ān5:117

[74] ۔ نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۲۰۱۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,201

[75] ۔ شاہ عبدالقادر، موضح قرآن، ص ۲۰۸۔

Shah ‘Abdul Qādir, Maūḍiḥ Qur’ān, Tāj Company, Lahore,208

[76] ۔ احمد رضا خان، مولانا، کنزاالایمان، ص ۱۸۹۔

Baraīlvī, ’Aḥmad Raḍā Khān, Maūlānā, Kanzul ’ Īmān, p.189

[77] ۔ تقی عثمانی، محمد، آسان ترجمہ قرآن، ص ۲۵۷۔

Taqī ‘Uthmānī, Muḥammad, ’ Āsān tarjumah-e-Qur' ān, Karachi, Maktaba-e-Ma‘ārif-ul-Qur’ ān, 2022, p. 257

[78] ۔احزاب ۳۳:۷۳

Al-Qur’ān33:73

[۷۹] ۔نیلوی، محمد حسین، مفتی، تفسیر تبیین القرآن، ص ۵۹۴۔

Nailvī, Muḥammad Ḥussain, Muftī, Tabyyīn-ul-Qur’ān,594

[80] ۔خازن، علاءالدین علی بن محمد، لباب التاویل فی معانی التنزیل، دارالفکر، بیروت، ج۵، ص ۲۷۷۔

Khāzin, ‘Alā’ud-dīn ‘Alī, Li-b āb-bit-Tāwīl fī Ma‘ānī -ut-Tanzīl, Baīrūt, 1st Pub,5:277